✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

خلافت کے ذریعہ وحدتِ قومی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(ال عمران:105)
یعنی چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے ''خلافت کے ذریعہ وحدتِ قومی''

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ثُمَّ تَكُوْنَ الخِلَافَةُ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ(مشکوٰۃ) کے مطابق ''خلافت علیٰ منہاج النبوۃ'' کا جو سنہری دَور شروع ہوا۔ حضورؑ نے عالَمِ اسلام کو اِس کی یہ عظیم الشان بشارت دی کہ اسلام میں یہ سلسلہ خلافت دائمی ہے جو قیامت تک رہے گا۔ ان شاء اللہ۔ اور یہ بھی خوشخبری دی کہ ''وحدت قومی'' صرف اور صرف خلافت کے ذریعہ ہی ممکن ہو سکتی ہے۔ اس کا ایک نظارہ قرونِ اولیٰ میں دنیا نے دیکھا جب فتوحات کے ذریعہ دنیا میں نہ صرف اسلام کا پرچم لہرایا گیا بلکہ مسلمان ایک قوم اور اُمّتِ واحدہ کی حیثیت سے جانے اور پہنچانے جانے لگے تھے۔ اب جو خلافتِ راشدہ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے دوبارہ دَور شروع ہوا ہے اس کے ذریعے 220 سے زائد ممالک میں ایک ہی پیشوا کے ماتحت اُمّتِ واحدہ کا نمونہ دنیا میں دیکھا جا سکتا ہے اور ان شاء اللہ وہ دن دُور نہیں کہ سیاسی طور پر بھی ہم یہ نظارے دیکھیں گے کہ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ بھی خلافتِ احمدیہ میں داخل ہو کر اِس وحدت کا عملی نمونہ دنیا کو دکھائیں گے، جس کے نظارے حضرت مسیح موعودؑ نے عالَمِ رؤیا میں دیکھے تھے۔
سامعین! اب مَیں آپ کے سامنے وحدتِ قومی اور اس کے فوائد قرآن کریم، احادیثِ نبویہ، اقوالِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کے رو سے پیش کرتا ہوں۔ سب سے پہلے قرآن کریم کو لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے:
لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا(النساء:115)
یعنی اِن لوگوں (کے مشوروں) کو مستثنیٰ کر کے جو صدقہ یا نیک بات یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کا حکم دیتے ہیں، اُن کے بہت سے مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں (ہوتی) اور جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے ایسا کرے (یعنی نیک مشورے کرے)، ہم اُسے (جلد ہی بہت) بڑا اجر دیں گے۔
پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آل عمران:105)
کہ تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔
اِن ہر دو آیات میں قومیت اور اجتماعیت کا مضمون ملتا ہے جو صرف اور صرف خلافت ہی کے ذریعہ ممکن ہے۔ احادیث نبویّہ کو لیں تو سب سے پہلے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد کو لیتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا:

”جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دے گا اور (جب بھی قوم کے) لوگ اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت اور اُس کی درس و تدریس کے لئے جمع ہوتے ہیں (تو) اُن پر (ضرور) سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (فرشتوں) میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں“

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالاری میں آپؐ کے ذریعہ قیامِ توحید اور وحدتِ قومی کی دلربا اور سحر آفرین داستان غارِ حرا سے لے کر غارِ ثور تک، مسجدِ حرام سے مسجدِ نبوی تک، شِعبِ ابی طالب سے حنین کے میدانوں تک، جنگِ بدر سے جنگِ تبوک تک اور ازواجِ مطہرات کے حجروں سے لے کر شاہانِ عالَم کے درباروں تک پھیلی ہوئی ہے اور اِس کا حرف بحرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کو سلام کرتے ہوئے گزرتا ہے۔

خلافت چونکہ نبوت کا تتمہ ہوتی ہے اس لیے اس نے وہی کام کرنے ہوتے ہیں جو نبی نے اپنی زندگی میں شروع کئے ہیں۔ ان کاموں میں سب سے نمایاں کام وحدتِ قومی کا قیام ہے۔ تمام انبیاء نے وحدتِ قومی کی ہی تعلیم دی۔

اجتماعی زندگی جو فطرتِ انسانی کا تقاضا ہے، اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسلام جو ایک فطری مذہب ہے، اس کے مقرر کردہ تمام احکام اور عبادتیں، اپنے اندر اجتماعیت اور وحدت کی روح کو لیے ہوئے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ، اسلام کی مقرر کردہ عبادات کا تجزیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہر محلہ کے لوگ اپنی اپنی محلہ کی مسجدوں میں پانچ وقت جمع ہوں اور پھر حکم دیا کہ تمام شہر کے لوگ ساتویں دن شہر کی جامع مسجد میں جمع ہوں۔ یعنی ایسی وسیع مسجد میں جس میں سب کی گنجائش ہو سکے اور پھر حکم دیا کہ سال کے بعد عید گاہ میں تمام شہر کے لوگ اور نیز گردونواح کے دیہات کے لوگ ایک جگہ جمع اور پھر حکم دیا کہ عمر بھر میں ایک دفعہ تمام دنیا ایک جگہ جمع۔ یعنی مکہ معظمہ میں۔ سو جیسے خدا نے آہستہ آہستہ امت کے اجتماع کو حج کے موقع پر کمال تک پہنچا دیا اور چھوٹے چھوٹے موقعے اجتماع کے مقرر کئے اور بعد میں تمام دنیا کو ایک جگہ جمع ہونے کا موقع دیا۔ سو یہی سُنّتُ اللہ الہامی کتابوں میں ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ نے یہی چاہا کہ وہ آہستہ آہستہ نوع انسان کی وحدت کا دائرہ کمال تک پہنچا دے۔ اوّل تھوڑے تھوڑے ملکوں کے حصوں میں وحدت پیدا کرے اور پھر آخر میں حج کے اجتماع کی طرح سب کو ایک جگہ جمع کر دیوے“

(چشمہ معرفت صفحہ 138-139)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد اپنے دور خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ 26 دسمبر 1908ء کو جو پُر معارف خطاب فرمایا تھا، اس کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:

”حقیقی بات یہی ہے کہ ضرورت ہے اجتماع کی اور شیرازہ اجتماع قائم رہ سکتا ہے ایک امام کے ذریعے اور پھر یہ اجتماع کسی ایک خاص وقت میں کافی نہیں۔ مثلاً صبح کو امام کے پیچھے اکٹھے ہوئے تو کیا کہہ سکتے ہیں کہ اب ظہر کو کیا ضرورت ہے، عصر کو کیا، پھر شام کو کیا، پھر عشاء کو کیا۔ پھر ہر جمعہ کو اکٹھے ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر عید کے دن کیا ضرورت ہے، پھر حج کیا ضرورت ہے؟ اسی طرح ایک وقت کی روٹی کھالی تو پھر دوپہر کے وقت کیا ضرورت ہے۔ جب ان باتوں میں تکرار کی ضرورت ہے تو اس اجتماع میں بھی یہی تکرار ضروری ہے۔ یہ میں اس لیے بیان کرتا ہوں تا تم سمجھو کہ ہمارے امام چلے گئے تو پھر بھی ہم میں اسی وحدت، اتفاق، اجتماع اور پر جوش روح کی ضرورت ہے“

(بدر، 7 جنوری 1909ء، صفحہ 4-5)

سامعین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں مبعوث ہوئے اور آپ علیہ السلام ہی اس وقت اتحاد امت کا مرکزی نقطہ، وحدتِ انسانی کا مرکزی محور اور موعود اقوامِ عالم ہیں۔ آج حضرت مسیح موعودؑ کی نمائندگی میں قوم کو ایک نقطہ پر جمع کرنے کا یہ عظیم کام خلافتِ احمدیہ سرانجام دے رہی ہے۔ آج رُوئے زمین پر صرف خلافتِ احمدیہ ہی ہے جس کی روحانی حکومت مشرق و مغرب اور شمال و جنوب پر سایہ فگن ہے اور اس کی روحانی حکومت کا جھنڈا دو سو بیس سے زائد ملکوں میں لہرا رہا ہے۔ یہ صرف اور صرف خلافتِ احمدیہ ہے جو اتحادِ اُمت کی ضامن ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ ہر ابتلاء جماعت کے لئے مزید استحکام اور ترقی کی نوید بن کر آیا۔ یہ سب کچھ محض اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم ہونے والی اس جماعت کے سر پر خلافتِ احمدیہ کا سایہ ہے۔ ہر مشکل گھڑی میں خلیفۂ وقت کا وجود ہمارے لیے ایک سائبان کی حیثیت رکھتا ہے اور ہم سب کو متحد رکھتا ہے اور وحدت، قومی اتحاد اور جماعتی ترقی کے نظارے ہمارا مقدر

بنتے چلے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ دنیا میں ایک واحد جماعت ہے جو اپنے خلیفہ کے ہاتھ پر متّحد اور منظّم ہے وہ خلیفہ جس کو خدا نے منتخب کیا ہوتا ہے۔ اسے خود منتخب کرنے والا خدا ہر گام پر اُس کا مدد گار ہوتا ہے اور اُس کے وجود کی برکت سے ساری جماعت متحد رہتی ہے۔ ہمارے پیارے آقا کی نظر جس طرف بھی اٹھتی ہے یا وہ کوئی تحریک فرماتے ہیں ساری جماعت اُس پر ایک ساتھ لبیک کہتی ہے اور اِسی وحدت میں جماعت احمدیہ کی عظمت اور ترقی کا راز مضمر ہے۔ اس اتحاد اور وحدت کی برکت سے غیر معمولی قوت اور شوکت نصیب ہوتی ہے۔

سامعین! جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق مسلمانوں کے علماء آسمان کے نیچے بد ترین مخلوق کا مصداق بن جائیں تو اُن سے اتحادِ اُمّت کی توقع کرنا ایک امر محال ہے۔ کیونکہ دلوں کو جوڑنا، اُن میں باہمی اُلفت و محبت پیدا کرنا اور پھر پوری اُمّت میں وحدت اور اتحاد پیدا کرنا خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل ہی کیا کرتے ہیں اور اسی کے لیے خدا تعالیٰ نے چودھویں صدی کے سر پر اپنے خلیفہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صورت میں بھیجا اور اس خاتم الخلفاء کو یہ حکم دیا کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں دینِ واحد پر جمع کرو۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تعلق سے فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا، اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لیے مَیں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔“ (الوصیّت)

آپؑ نے لکھا کہ خدا تعالیٰ کا مجھ سے وعدہ ہے کہ

”وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد“

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304)

یعنی جماعت کی ترقی اور عالمگیر وسعت اور وحدت کا سلسلہ آپؑ کی وفات کے بعد بھی جاری رہے گا۔

سامعین! یہ سوچنے کی بات ہے کہ کیا وجہ ہے کہ عالَمِ اسلام میں اسلام کے نام پر کئی تحریکات شروع ہوتی ہیں لیکن بجائے اس کے کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت اور تائید حاصل کریں خدا کے قہر کا موجب بنتی ہیں۔ مسلمان دن بدن کسمپرسی کی حالت میں جا رہے ہیں۔ ان کے قول اور فعل میں فرق ہے اسی لیے خدا کی رحمت جوش میں نہیں آرہی۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ واضح طور پر قرآن میں سورۃ النور آیت 56 میں بیان فرمایا ہے کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی واضح پیش گوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانے میں میرا ہی ایک روحانی فرزند مبعوث ہوگا یعنی مسیح موعودؑ و مہدی معہود جس کے ذریعہ سے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ ہوگی اور پھر اس کی وفات کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی جو قیامت تک جاری رہے گی اور مومنین کو متحد رکھنے اور ان میں اجتماعیت کی روح قائم رکھنے کی ضامن ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ خلافت سے انکار کی وجہ سے دوسرے مسلمان زبوں حالی کا شکار ہیں ان کو ایک ہاتھ پر متحد کرنے والا کوئی نہیں۔ یہ خلافت کی ہی برکت ہے کہ جس نے جماعت میں شیرازہ بندی اور وحدت کو قائم رکھا ہوا ہے۔ جبکہ خلافت سے الگ ہونے والے گروہ کا اب نام و نشان ملنا مشکل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ایک موقع پر فرمایا:

”یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے تم اس حبل اللہ کو اب مضبوط پکڑ لو۔ یہ محض خدا ہی کی رسی ہے جس نے تمہارے متفرق افراد کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔“

(بدر یکم فروری 1912ء)

پھر آپؓ فرماتے ہیں:

”تم شکر کرو کہ ایک شخص کے ذریعہ تمہاری جماعت کا شیرازہ قائم ہے، اتفاق بڑی نعمت ہے اور یہ مشکل سے حاصل ہوتا ہے، یہ خدا کا فضل ہے کہ تم کو ایسا شخص دے دیا جو شیرازہ وحدت قائم رکھے جاتا ہے۔“ (بدر 24 اگست 1911ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خلافت سے وابستگی اور جماعتی اتحاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

”خدا چاہتا ہے کہ جماعت کا اتحاد میرے ہی ہاتھ پہ ہو اور خدا کے اس ارادہ کو اب کوئی نہیں روک سکتا۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ان کے لئے (یعنی غیر مبائعین کے لئے) صرف دو ہی راہ کھلے ہیں یا تو وہ میری بیعت کر کے جماعت میں تفرقہ کرنے سے باز رہیں یا اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ کر اس پاک باغ کو جسے پاک لوگوں نے اپنے خون کے آنسوؤں سے سینچا ہے اکھاڑ کر پھینک دیں۔ جو کچھ ہو چکا، ہو چکا۔ مگر اب اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت کا اتحاد ایک ہی طریق سے ہو سکتا ہے کہ جسے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے ورنہ ہر ایک شخص جو اس کے خلاف چلے گا تفرقہ کا باعث ہو گا۔“

(الفضل 18 فروری 1958ء، تقریر لاہور)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1973ء کے دورہ جرمنی میں ٹیلیویژن کے نمائندوں کو انٹرویو دیتے ہوئے اس انقلاب کا بھی ذکر فرمایا جس میں جرمن قوم کے لیے ایک خوشخبری بھی تھی، آپؒ نے فرمایا:

”آئندہ پچاس سال تک ان شاء اللہ جرمن قوم احمدیت کو قبول کر لے گی۔ اسلامی نقطہ نگاہ اور سائینسی ترقی میں باہم کوئی تضاد نہیں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن اسلام ضرور یورپ میں پھیل کر رہے گا۔ آئندہ زمانہ میں اگر آپ نہیں تو آپ کے بچے ضرور (احمدیت) قبول کریں گے۔ مَیں نے عرصہ ہوا خواب میں دیکھا کہ جرمن قوم کے دلوں پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ قوم بالآخر ضرور احمدی ہو گی“

(الفضل ربوہ، 27/ستمبر 1973ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”یاد رکھیں کہ آپ کی وحدت خلافت سے وابستہ ہے اور اُمّتِ واحدہ بنانے کا کام خلافتِ احمدیہ کے سپرد ہے اَور کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ مَیں خدا کی قسم کھا کر اِس مسجد میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو اُمّتِ واحدہ بنانے کا کام خدا تعالیٰ نے اس دَور میں خلافتِ احمدیہ کے سپرد کر دیا ہے۔ جو اس سے تعلق کاٹے گا وہ اُمّتِ واحدہ سے اپنا تعلق کاٹے گا اور اس کی کوئی کوشش خواہ نیکی کے نام پر ہی ہو کبھی کامیاب نہیں ہو گی۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 1993ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”واضح ہو کہ اب اللہ کی رسّی حضرت مسیح موعودؑ کا وجود ہی ہے۔ آپؑ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے اور پھر خلافت سے چمٹے رہنا بھی تمہیں مضبوط کرتا چلا جائے گا۔ خلافت تمہاری اکائی ہو گی اور خلافت تمہاری مضبوطی ہو گی۔ خلافت تمہیں حضرت مسیح موعودؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہو گی۔ پس اس رسّی کو بھی مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ ورنہ جو نہیں پکڑے گا وہ بکھر جائے گا۔ نہ صرف خود برباد ہو گا بلکہ اپنی نسلوں کی بربادی کے سامان بھی کر رہا ہو گا... آج ہر احمدی کو حبل اللہ کا صحیح ادراک اور فہم حاصل کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ صحابہ کی طرح قربانیوں کے معیار قائم کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ قرآن کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ اگر فردِ جماعت اس گہرائی میں جا کر حبل اللہ کے مضمون کو سمجھنے لگے تو وہ حقیقت میں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے ایک جنّت نظیر معاشرہ کی بنیاد ڈال رہا ہو گا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 اگست 2005ء)

سامعین! جماعت احمدیہ میں خلافت کی سرپرستی میں اطاعت اور قومی وحدت کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ یہاں پر خاکسار دو مثالیں بیان کرنا چاہے گا۔

انتخاب خلافت خامسہ کے موقع پر اپنے آقا کے حکم کی فوری تعمیل کا واقعہ کسے بھولا ہو گا، جب حضور انور نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد مسجد فضل میں موجود احباب سے فرمایا: ”**بیٹھ جائیں**“ تو گریسن ہال روڈ اور میلروز روڈ پر ہزاروں احمدی جو کھڑے تھے فوراً اور آناً فاناً ایک دوسرے پر گرتے پڑتے بیٹھ گئے اور اطاعت کا یہ چند لمحوں پر مشتمل تاریخی نظارہ ایم ٹی اے پر ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گیا۔

دوسرا نظارا ہم عالمی بیعت کے موقع پر دیکھتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے احباب اور ان کے پیچھے ہزاروں کی تعداد میں ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے خلیفۂ وقت کے پیچھے بیعت کے الفاظ دہراتے ہیں اور آنسوؤں سے لبریز آنکھیں اور کانپتے ہونٹ دل میں یہ دعا بھی کر رہے ہوتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں ان الفاظ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ایک نظارہ ہمیں مؤرخہ 22اگست 2021ءکو PST آرینا سے ملحقہ فٹ بال گراؤنڈ میں اُس وقت دیکھنے کو ملا جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 1500 سے زائد خدام کے سامنے بڑی سکرین پر ورچوئل خطاب کرنے نمودار ہوئے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے دوران بہت تیز، موسلا دھار بارش برسنے لگی اور یہ خدام نہایت اطمینان کے ساتھ بیٹھے اپنے جان سے پیارے آقا کا خطاب سنتے رہے۔ یہ خدام نہ ذرا بھر ہلے اور نہ حرکت کی کہ جیسے اِن کے سروں پر بیٹھے ہوئے پرندے کہیں اُڑنہ جائیں اور ایک چٹان کی مانند وقار کے ساتھ حضور انور کے کلمات طیبات اپنے دلوں میں اُتارتے چلے گئے اور نہ ہی کسی نے اپنی باڈی لینگوتج سے کوئی پریشانی کا اظہار کیا۔ کیونکہ اگر مادی پانی، بارش کی صورت میں زوروں سے برس رہا تھا تو دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے مبارک کلمات اور نصائح روحانی پانی کی آبشاروں کی صورت میں اُتر رہا تھا، جن سے ہر خادم اپنی روح کو تسکین دیتے ہوئے فائدہ اٹھا رہا تھا۔ یہ قومی وحدت ہے کہ خلیفۂ وقت کی آواز پر سب کے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں۔

قومی وحدت اور عالمی اجتماع کی تخم ریزی حضرت مسیح موعودؑ نے کی جس نے خلافتِ احمدیہ کے دَور میں پھولنا پھلنا اور ایک شاندار درخت بننا تھا۔ چنانچہ خلفائے احمدیت نے زور وشور سے اس مہم کو بڑھانا شروع کیا۔ اس تاریخ ساز مہم میں بے شمار وسائل اور ذرائع کام میں لائے گئے مگر ایک بہت بڑا ہتھیار اور وسیلہ جمعہ کا خطبہ بنا۔ کون سی ایسی جماعت ہے جس کے سربراہ کا خطبہ جمعہ پوری دنیا میں لائیو سنا جاتا ہو حتیٰ کہ خانہ کعبہ سے بھی دیا جانے والا خطبہ جمعہ پوری دنیا میں نہیں سنا جاتا۔ ہمارے پیارے امام کا خطبہ جمعہ ساری جماعت کی یکساں اور بروقت راہنمائی کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس سے بھی ساری جماعت میں ایک نظریاتی اور فکری وحدت پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ یہ نعمت کسی اور جماعت کو حاصل نہیں۔ اُن کے آپس کے اختلافات ہی ختم نہیں ہوتے۔

سامعین! عالمگیر وحدت کی ایک خوبصورت مثال جماعت احمدیہ کا عالمگیر جلسہ سالانہ ہے جس کا مرکزی جلسہ ہر سال برطانیہ میں منعقد ہوتا ہے جو بلاشبہ خلافت کے زیر سایہ عالمگیر وحدت کا ایک فقید المثال روحانی اجتماع ہے جس میں دنیا کے ایک سو سے زائد ممالک سے ہر رنگ ہر نسل کے عشاقِ اسلام پروانہ وار شامل ہوتے ہیں۔ اس جلسہ میں خلیفہ وقت کی بابرکت شمولیت اور پُر معارف خطابات کی برکت سے یہ تین دن رات ایک روحانی ماحول پیدا کر دیتے ہیں اور اس جلسہ میں شامل ہونے والا ہر فرد اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ بیشک یہ جلسہ خلافت کے زیر سایہ عالمگیر اخوّت اور وحدت کا بے مثال نمونہ ہے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے بھی جلسہ کا یہی مقصد بیان فرمایا کہ یہ جلسہ "تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے" ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 341)

سامعین! لہٰذا اس حقیقت کو ہر مسلمان محسوس کر رہا ہے کہ مسلمانوں کی یک جہتی اور ان کے اندر اتحاد و اتفاق کا سامان صرف اور صرف نظام خلافت سے ہی ہو سکتا ہے۔ خلافت ایک حبل اللہ المتین ہے جو قومی وحدت اور ملی شیرازہ بندی کا واحد ذریعہ ہے۔ جب کسی قوم میں ان کو چلانے کے لیے اگر کوئی امام نہ ہو تو قومیں پراگندہ ہو جاتی ہیں، ان کے اندر انتشار اور افتراق کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ ہم آج کی امت مسلمہ میں دیکھ رہے کہ وہ ہر طرف سے انتشار کا شکار ہے۔ وہ اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے کہ خلافت حقہ تو کسی نبی کی بعثت کے بعد ہی قائم ہوا کرتی ہے اور خلافت ہی قومی وحدت کی گارنٹی ہے۔ آج روئے زمین پر صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے آسمانی نظام کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے اور انہیں ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر اکٹھا کر کے انکے اندر اتحاد و اتفاق، یکجہتی اور یگانگت قائم فرمادی ہے۔ باوجود وسائل کی کمی اور مخالفتوں کے طوفانوں اور مصائب کی آندھیوں کے اسلام کو دنیا میں سربلند اور غالب کرنے میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی توفیق پا رہی ہے۔ دنیا حیران ہے کہ ہم ان کو جتنا روکنے کی کوشش کرتے ہیں یہ مٹھی بھر جماعت کس طرح اتنے عظیم الشان کام سرانجام دے لیتی ہے۔

سامعین! یہ سب کچھ خلافت کی برکت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"خلافت خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے۔ جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔"

(الفضل انٹرنیشنل 23اپریل تا5مئی 2003ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کی لڑی سے ہمیشہ پروئے رکھے۔ آمین

پتنگے محبت کے جلتے ہیں جس میں
وہ ہے شعلہ شمعِ بام خلافت
رہِ راست پاتے ہیں جس سے مسافر
وہ ہے نورِ ماہِ تمام خلافت
وہ طائر ہے بھٹکا ہوا بوستاں کا
نہیں جس کی گردن میں دام خلافت

(بتعاون: چوہدری ناز احمد ناصر۔ لندن اور مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)